السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ پیشکش کی گئی ہے میں جمعہ کا خطبہ دوں لیکن شرط یہ ہے کہ سود' پردہ اظہار زیب وزینت اور بے پردگی کو موضوع سخن نہ بناؤں تو کیا میں اس پیشکش کو قبول کرلوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر یہ برائیاں اس معاشرہ میں پھیلی ہوئی ہیں' جس میں آپ رہ رہے ہیں تو پھر ان سے خاموش رہنے کی شرط کو قبول نہ کرو کیونکہ ان برائیوں سے خاموشی کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ ان کو صحیح سمجھتے ہیں جب کہ واجب یہ ہے کہ برائی کی تردید کی جائے اور پھر یہ برائیاں تو ایسی ہیں کہ شریعت نے انہیں حرام قرار دیا ہے۔ اگر کوئی حکومت انہیں صحیح سمجھے اور ان کو جائز قرار دے تو پھر ان افراد کے لیے ان برائیوں سے خاموشی جائز نہیں جو یہ جانتے ہوں کہ یہ برائیاں ہیں۔ ان کے لیے لازم ہے کہ ان کی تردید کریں 'خطیب کو جب بھی موقع ملے اسے ان کی تردید کرنی چاہیے 'ان کی خرابی کو واضح کرنا چاہیے اور اس سلسلہ میں درج ذیل آیات کو پیش کرنا چاہیے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ... سورة البقرة ٢٧٥

''اللہ نے سودے کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔''

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ... سورة الاحزاب ٣٣

''اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں' اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔''

اور اس طرح کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ کوئی شخص بھی کتاب وسنت کے ان دلائل کو رد نہیں کرسکتا جن کی دلالت واضح ہو۔ اگر بازاروں میں اور اس معاشرے میں جس میں آپ رہ رہے ہوں " یہ چیزیں موجود نہ ہوں تو پھر لوگوں میں ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص313

محدث فتویٰ